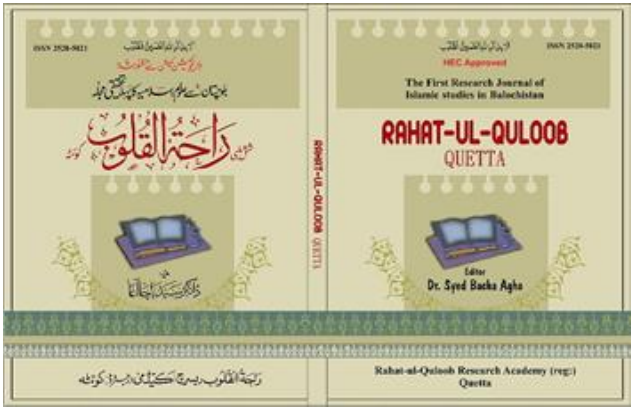

OPEN ACCESS

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

RAHAT-UL-QULOOB

Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869

Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**

Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.

Website: www.rahatulquloob.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

ازدواجی زندگی کے استحکام میں حسن سلوک کا کردار سیرتِ طیبہ کی روشنی میں خصوصی مطالعہ

The Role of Good Conduct in Ensuring the Stability of Marital Life: A Special Study in the Light of the Seerah

AUTHOR

1. Dr. Amjad Hayat, Assistant Professor, Deportment of Islamic Thought & Culture National University of Modern Languages Islamabad.
2. Mubashar Nazeer. B.S Student, Deportment of Islamic Thought & Culture National University of Modern Languages Islamabad.

How to Cite: Dr. Amjad Hayat, & Mubashar Nazeer. (2025). URDU ازدواجی زندگی کے استحکام میں حسن سلوک کا کردار سیرتِ طیبہ کی روشنی میں خصوصی مطالعہ : The Role of Good Conduct in Ensuring the Stability of Marital Life: A Special Study in the Light of the Seerah. *Rahat-Ul-Quloob*, *9*(1), 54-66. Retrieved from https://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/466

http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/463

Vol. 9, No.1 || January–June 2025 || URDU-Page. 54-66

Published online: 29-06-2025

ازدواجی زندگی کے استحکام میں حسن سلوک کا کردار سیرتِ طیبہ کی روشنی میں خصوصی مطالعہ

The Role of Good Conduct in Ensuring the Stability of Marital Life: A Special Study in the Light of the Seerah

امجد حیات مبشر نذیر

ABSTRACT

Marital life forms the foundation of a stable society, and good conduct is essential for its harmony and longevity. The Seerah of Prophet Muhammad ﷺ provides an exemplary model of compassion, patience, love, and mutual respect in marital relations. This research examines the impact of good conduct on marital stability by analyzing the Prophet's ﷺ treatment of his wives and linking it to modern challenges, such as emotional disconnect, poor conflict resolution, and neglect of rights. The study highlights the significance of bridging contemporary marital issues with the prophetic model, offering timeless principles to strengthen relationships based on respect, love, and understanding. It contributes to Islamic and social sciences by presenting practical solutions for resolving conflicts and promoting emotional well-being within families. Methodologically, the research adopts a qualitative approach, relying on the Qur'an, Hadith, and classical works on Seerah. Using descriptive and analytical methods, it explores the Prophet's ﷺ wisdom in marriage and its relevance today. The findings reveal that emotional intelligence, mutual respect, and effective communication were central to his ﷺ marital life, serving as a framework for modern couples. His ﷺ patience and kindness in addressing marital conflicts provide a practical guide for reducing misunderstandings and enhancing satisfaction. Ultimately, this research underscores that adopting the prophetic model in marital counseling and education can foster stronger, more harmonious relationships, thereby contributing to family stability and the broader well-being of society.

KEY WORDS: Marital life, Seerah of Prophet Muhammadﷺ, Patience and kindness, Effective communication, Family stability

ازدواجی زندگی انسانی معاشرت کی بنیاد ہے، جس پر خاندانی ڈھانچہ اور معاشرتی نظام قائم رہتا ہے۔ میاں بیوی کا رشتہ صرف ایک سماجی ضرورت نہیں بلکہ ایسا تعلق ہے جو محبت، عزت، اعتماد اور قربانی کے جذبے پر قائم ہوتا ہے۔ اگر یہ تعلق حسنِ سلوک اور باہمی احترام پر مبنی ہو تو یہ خاندان کے سکون اور اولاد کی بہترین تربیت کا ذریعہ بنتا ہے، ورنہ ناچاقی اور بدسلوکی نہ صرف میاں بیوی کی زندگی کو متاثر کرتی ہے بلکہ پورے معاشرے میں بگاڑ کا سبب بنتی ہے۔

اسلام نے اس رشتے کو محض قانونی یا وقتی معاہدہ قرار نہیں دیا بلکہ اسے ایک مقدس ذمہ داری اور عبادت کے درجے میں بلند کیا ہے۔ قرآنِ کریم میں نکاح کو "میثاقِ غلیظ" یعنی پختہ عہد کہا گیا ہے، جس کی حفاظت اور استحکام کے لیے حسنِ سلوک بنیادی شرط ہے۔ نبی کریم

ﷺ کی سیرتِ طیبہ اس حوالے سے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی ازدواجی زندگی میں محبت، شفقت، حلم، برداشت، اور عدل کو بنیادی اصول بنایا۔ آپ ﷺ نہ صرف اپنی ازواجِ مطہرات کے ساتھ حسنِ سلوک فرماتے بلکہ ان کے جذبات کا خیال رکھتے، ان سے مشورہ کرتے اور ان کے ساتھ زندگی کے معاملات بانٹتے تھے۔ یہی طرزِ عمل ازدواجی تعلقات میں استحکام، خاندانی خوشحالی اور معاشرتی سلامتی کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔

موضوع کی ضرورت واہمیت:

ازدواجی زندگی کے استحکام میں حسنِ سلوک کی اہمیت کلیدی ہے۔ میاں بیوی اگر ایک دوسرے کے ساتھ محبت، نرمی اور احترام کا سلوک کریں تو نہ صرف ان کی ذاتی زندگی سکون کا گہوارہ بنتی ہے بلکہ ان کا گھر اولاد کی تربیت اور خاندانی وحدت کا مضبوط قلعہ ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس رشتے میں بے اعتنائی، بدسلوکی یا عدم برداشت شامل ہو جائے تو یہ رشتہ کمزور ہو جاتا ہے، طلاق اور علیحدگی جیسے مسائل جنم لیتے ہیں اور معاشرتی بگاڑ بڑھتا ہے۔

موجودہ دور میں ازدواجی مسائل اور طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات سے حسنِ سلوک اور صبر وبرداشت ختم ہوتا جا رہا ہے۔ خودغرضی، مادہ پرستی اور عدم برداشت نے خاندانی نظام کو سخت متاثر کیا ہے۔ ایسے حالات میں سیرتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل کرنا ناگزیر ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عملی طور پر یہ تعلیم دی کہ ازدواجی رشتہ محض ظاہری تعلق نہیں بلکہ روحانی وجذباتی ہم آہنگی کا نام ہے۔

آج کے چیلنجز، جیسے بے صبری، عدم برداشت، اور خاندانی نظام کی کمزوری، کا حل اسی میں ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ صبر، قربانی، عزت اور محبت کے اصولوں کو اپنائیں۔ اگر ازدواجی زندگی کو سیرتِ طیبہ کے اصولوں پر استوار کیا جائے تو نہ صرف خاندان خوشحال ہوگا بلکہ پورے معاشرے میں امن، محبت اور استحکام پیدا ہوگا۔ اس لیے ازدواجی زندگی میں حسنِ سلوک کو اپنانا محض ذاتی ضرورت نہیں بلکہ معاشرتی بقا اور دینِ اسلام کی عملی تصویر ہے۔

مقاصد تحقیق :

1: ازدواجی زندگی میں حسن سلوک کی اہمیت وضرورت کو سیرتِ طیبہ کی روشنی میں واضح کرنا

2: نبی کریم ﷺ کا ازواجِ مطہرات کے ساتھ حسن سلوک کے عملی نمونوں کا تجزیہ کرنا

3: جدید دور میں ازدواجی زندگی میں پائے جانے والے مسائل اور ان کا سیرتِ طیبہ کی روشنی میں حل پیش کرنا

سوالاتِ تحقیق:

1: حسن سلوک کا ازدواجی زندگی میں کیا کردار ہے ؟

2: نبی کریم ﷺ نے ازدواجی زندگی میں حسن سلوک کے کون سے نمونے پیش فرمائے ؟

3: سیرتِ طیبہ میں بیان کردہ ازدواجی زندگی کے استحکام میں حسن سلوک کے اصول عصرِ حاضر میں ازدواجی مسائل کا کس طرح حل پیش ہیں؟

مبحث اول: نبی ﷺ کا ازواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک کے عملی مظاہرے اور عصری استفادہ

رسول اللہ ﷺ کا ازواج مطہرات سے حسن سلوک ایک زندہ حقیقت تھی، جس کا اظہار صرف الفاظ میں نہیں بلکہ روزمرہ کے معمولات میں عملی طور پر بھی ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے ازدواجی حسن سلوک کا ایسا خوبصورت نمونہ پیش کیا جو قیامت تک امت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ چند عملی مظاہرے مندرجہ ذیل ہیں:

- **کھانے پینے میں محبت و شفقت**

نبی ﷺ ازواج کے ساتھ کھانے پینے میں بے تکلفی اختیار کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ، فَيَشْرَبُ، وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ۔[1]

ترجمہ: انہوں نے کہا: میں ایام مخصوصہ کے دوران میں پانی پی کر نبی اکرم ﷺ کو پکڑا دیتی تو آپ اپنا منہ میرے منہ کی جگہ پر رکھ کر پانی پی لیتے، اور میں دانتوں کے ساتھ ہڈی سے گوشت نوچتی جبکہ میرے مخصوص ایام ہوتے، پھر وہ (ہڈی) نبی ﷺ کو دیتی تو آپ میرے منہ والی جگہ پر اپنا منہ رکھتے (اور بوٹی توڑتے۔)

عصری استفادہ

آج کے دور میں بہت سے شوہر ویسے بھی بیوی کے ساتھ اکٹھے کھانے پینے کو پسند نہیں کرتے یا اجتناب کرتے ہیں اور خاص کر حیض کے دوران اپنی بیویوں سے اجتناب اور ناپسندیدگی کا رویہ اختیار کرتے ہیں، یہاں تک کہ ان کے ساتھ بیٹھنا، کھانا کھانا یا بات چیت کرنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یہ رویہ عورت کے دل کو توڑتا ہے اور ازدواجی تعلقات میں دوری پیدا کرتا ہے۔ لیکن نبی ﷺ کا مذکورہ عمل اس کا مکمل اور محبت بھرا حل پیش کرتا ہے کہ نبی ﷺ نے حالتِ حیض میں بھی بیوی کے ساتھ محبت اور قربت کا برتاؤ جاری رکھا، ایک ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے اور جذباتی قربت کی حوصلہ افزائی کی۔ اگر سنت ہمیں حیض کی حالت میں بھی ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے اور محبت سے پیش آنے کا درس دیتی ہے، تو یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ عام دنوں میں تو اور بھی زیادہ محبت، شفقت اور قربت کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے۔ نبی ﷺ کا یہ طرزِ عمل شوہروں کے لیے واضح پیغام ہے کہ بیوی کی ہر حالت میں محبت، عزت اور ساتھ کا برتاؤ ہی حقیقی سنت اور کامیاب ازدواجی زندگی کی بنیاد ہے۔

- **تفریح میں شمولیت**

ازدواجی محبت کو بڑھانے کے لیے نبی ﷺ اپنی ازواج کے ساتھ تفریح اور ہنسی مذاق بھی کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لقدْ رأيتُ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلمَ يومًا على بابِ حجرتي والحبشةُ يلعبونَ بحرابِهِمْ في المسجدِ، ورسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلمَ يسترُني بردائِهِ لأنظرَ إلى لعبِهِم، ثم يقومُ من أجلي حتى أكونَ أنا التي أنصرفُ[2]

ترجمہ: میں نے نبی ﷺ کو ایک دن اپنی حجرہ کے دروازے پر کھڑے دیکھا جبکہ حبشی لوگ مسجد میں اپنے نیزوں سے کھیل کر رہے تھے۔ نبی ﷺ مجھے اپنی چادر سے چھپا کر کھڑے ہوئے تاکہ میں ان کا کھیل دیکھ سکوں، اور جب تک میں خود واپس نہ ہوئی، آپ ﷺ اسی طرح کھڑے رہے۔

عصری استفادہ:

آج کے دور میں بہت سے مرد اپنی بیویوں کی دلچسپیوں، جذبات یا تفریحی خواہشات کو غیر اہم سمجھتے ہیں۔ وہ انہیں صرف گھریلو ذمہ داریوں تک محدود رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ وقت گزارنے یا ان کی پسندیدہ سرگرمیوں میں دلچسپی لینے کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ اس رویے سے بیوی خود کو نظرانداز ہونا محسوس کرتی ہے، جس سے رشتے میں جذباتی دوری پیدا ہوتی ہے۔

مذکورہ حدیث سے نبی کریم ﷺ کا عمل اس کا بہترین حل پیش کرتا ہے کہ بیوی کے جذبات اور دلچسپیوں کو اہمیت دینا چاہیے نبی ﷺ نے دین داری کے ساتھ ساتھ محبت، وقت دینا اور تفریح کو بھی ضروری سمجھا اگر نبی ﷺ جیسی عظیم ذمہ داریوں کے حامل شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ تفریح میں وقت گزارا، تو آج کے مردوں کے لیے یہ سنت اور ضروری اخلاقی سبق ہے کہ وہ بھی ازدواجی محبت اور خوشی کو سنجیدہ لیں۔ بیوی کے ساتھ محبت بھرے تعلق کو قائم رکھنے کے لیے صرف کھانے پینے یا ضروری باتوں پر اکتفا کافی نہیں، بلکہ اس کی دلچسپیوں اور خوشی میں شریک ہونا، سنت نبوی ﷺ ہے اور ایک مضبوط، خوشگوار اور پائیدار ازدواجی زندگی کی بنیاد ہے۔

- **حسد کے وقت حکمت سے معاملہ کرنا**

ازواج کے درمیان طبعی حسد اور رقابت ہوتی تو آپ ﷺ حکمت اور محبت سے معاملہ سنبھالتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ الَّتِي النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتْ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ[3]

ترجمہ: نبی ﷺ اپنی ایک زوجہ (عائشہؓ) کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ اس وقت ایک زوجہ (زینب بنت جحشؓ) نے محمد ﷺ کے لئے ایک پیالے میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی جن کے گھر میں محمد ﷺ اس وقت تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے خادم کے ہاتھ پر (غصہ میں) مارا جس کی وجہ سے کٹورہ گر کر ٹوٹ گیا۔ پھر حضور ﷺ نے کٹورا لے کر ٹکڑے جمع کئے اور جو کھانا اس برتن میں تھا اسے بھی جمع کرنے لگے اور (خادم سے) فرمایا کہ تمہاری ماں کو غیرت آگئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا۔ آخر جن کے گھر میں وہ کٹورہ ٹوٹا تھا ان کی طرف سے نیا

کٹورہ منگایا گیا اور آنحضرت ﷺ نے وہ نیا کٹورہ ان زوجہ مطہرہ کو واپس کیا جن کا کٹورہ توڑ دیا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا کٹورہ ان کے یہاں رکھ لیا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا۔

عصری استفادہ

آج کے دور میں شوہر اگر دو بیویوں یا کسی بھی قریبی رشتے کے درمیان حسد یا غیرت کا مظاہرہ دیکھے، تو اکثر معاملہ سختی، یا غصے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ رویہ نہ صرف رشتوں کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ وقتی غلطی کو دائمی تلخی میں بدل دیتا ہے۔ حسد فطری جذبہ ہے، مگر اس کے ساتھ برتاؤ میں حکمت اور نرمی ضروری ہے۔ اس مذکورہ حدیث میں نبی ﷺ نے یہی سکھایا کہ جذباتی لمحے میں شفقت سے معاملہ کرنا کیسے ہوتا ہے۔ یعنی اگر کوئی معاملہ خراب ہو جائے تو اس معاملے کو ہنسی مذاق میں لے کر نرمی سے سنبھالے، اور فوری طور پر معاملہ سلجھا دے۔ مزکورہ حدیث سے سیکھا جا سکتا ہے کہ ازدواجی اور گھریلو زندگی میں حسد یا وقتی جذبات کو غصے سے نہیں بلکہ حکمت اور نرمی سے سنبھالنا چاہیے۔ یہی طرزِ عمل رشتوں کو بچاتا ہے، دلوں کو جوڑتا ہے اور نبی ﷺ کی سنت کے مطابق ایک پر امن خاندان کی بنیاد رکھتا ہے۔

- **بیوی کی رائے کو اہمیت دینا**

نبی ﷺ اہم معاملات میں اپنی ازواج سے مشورہ بھی کرتے تھے۔ حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم روایت کرتے ہیں کہ:

فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ ﷺ مِنْ كِتَابِ الصُّلْحِ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ، قَالَ: قُومُوا فَانْحَرُوا، ثُمَّ احْلِقُوا. قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ، حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ، دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَتُحِبُّ ذَلِكَ؟ اخْرُجْ، ثُمَّ لاَ تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً، حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ، فَيَحْلِقَكَ[4]

ترجمہ: جب رسول ﷺ صلح حدیبیہ کا معاہدہ مکمل فرما چکے تو آپ نے فرمایا: "اٹھو، قربانی کرو، پھر سر منڈوالو۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ان میں سے ایک بھی نہ اٹھا، یہاں تک کہ آپ نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔ جب کسی نے عمل نہ کیا تو آپ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور لوگوں کے اس رویے کا ذکر فرمایا۔ تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: "اے اللہ کے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ وہ عمل کریں؟ تو باہر نکلیں، کسی سے ایک لفظ بھی نہ کہیں، اپنی قربانی کریں، اور حجام کو بلائیں تاکہ وہ آپ کا سر منڈ دے۔

عصری استفادہ

آج کے دور میں بہت سے شوہر گھریلو یا ذاتی فیصلوں میں بیوی کی رائے کو غیر ضروری یا کم اہمیت کا حامل سمجھتے ہیں۔ اس رویے سے بیوی میں احساسِ کمتری، دوری اور غیر متعلق ہونے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ جب عورت کو سنا نہیں جاتا، تو رشتے میں جذباتی خلاء بڑھتا ہے اور مشورے کا عمل یک طرفہ ہو جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا عمل اس کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ یہ مذکورہ حدیث واضح کرتی ہے کہ بیوی کی رائے کو سننا اور اس پر اعتماد کرنا نہ صرف سنتِ نبوی ہے بلکہ عملی طور پر فائدہ مند بھی۔ شوہر اگر بیوی کو مشورہ دینے کا موقع دیں اور اس کی بات کو سنجیدگی سے لیں تو نہ صرف رشتہ مضبوط ہوتا ہے، بلکہ زندگی کے بہت سے مسائل کا حل آسانی سے نکل آتا ہے۔

- **سفر میں ساتھ لے جانا**

نبی ﷺ سفر کے موقع پر قرعہ اندازی کرتے تھے تا کہ جس زوجہ کا نام نکلے، اسے ساتھ لے جائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

كان رسولُ اللهِ ﷺ إذا أراد سفرًا أقرع بين نسائه، فأيتهن خرج سهمُها خرج بها معه۔[5]

ترجمہ: جب رسول اللہ ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، اور جس کا قرعہ نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔

عصری استفادہ

آج کے دور میں بہت سے شوہر سفر، تفریح یا اہم مواقع پر بیوی کو ساتھ لے جانے کو غیر ضروری یا بوجھ سمجھتے ہیں، یا صرف ذاتی ترجیحات کو مقدم رکھتے ہیں۔ اس طرزِ عمل سے بیوی خود کو نظر انداز شدہ، غیر اہم اور جذباتی طور پر محروم محسوس کرتی ہے۔ رشتے میں محبت اور شراکت کی فضا کمزور ہو جاتی ہے۔ نبی ﷺ کا عمل اس رویے کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ اس مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ: "آپ ﷺ بیویوں کے ساتھ سفر کو اہمیت دیتے تھے اور بیوی کو ساتھ لے جانا محبت، تعلق، اور شراکت داری کا عملی اظہار ہے۔ ازدواجی زندگی میں بیوی کو اہم مواقع پر ساتھ رکھنا، خواہ وہ سفر ہو، تقریب ہو یا خوشی کا موقع، محبت، عزت اور انصاف کی علامت ہے۔ نبی کریم ﷺ کا عمل رہنمائی کرتا ہے کہ شوہر بیوی کے جذبات، خواہشات اور شراکت کو نظر انداز نہ کریں بلکہ سنجیدگی سے اس کا خیال رکھیں۔ یہی رویہ گھریلو زندگی کو پرامن، خوشگوار اور سنت کے مطابق بناتا ہے"۔

- **جذبات کی نزاکت کا خیال رکھنا**

آپ ﷺ ازواج کے احساسات کو سمجھتے اور ان کے جذبات کا مکمل احترام کرتے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ المَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ[6]

ترجمہ: عورتوں کے بارے میں میری وصیت کا ہمیشہ خیال رکھنا، کیوں کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اوپر کا حصہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اسے بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کرے تو انجام کار توڑ کے رہے گا اور اگر اسے وہ یونہی چھوڑ دے گا تو پھر ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی۔ پس عورتوں کے بارے میں میری نصیحت مانو، عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

عصری استفادہ

آج کل کے معاشرے میں بہت سے شوہر بیوی کی باتوں، جذبات یا رویے کو نا سمجھی یا ضد سمجھ کر سختی، بحث یا طعن و تشنیع سے جواب دیتے ہیں۔ وہ عورت کی فطری کمزوریوں کو برداشت کرنے کے بجائے "سیدھا" کرنے کی کوشش میں تعلق کو توڑ بیٹھتے ہیں۔ یہی رویہ بہت سے

گھریلو جھگڑوں، طلاقوں اور ذہنی دباؤ کا سبب بنتا ہے۔ آپ ﷺ نے عورت کی فطرت کو پسلی سے تشبیہ دی ایک ایسی ہڈی جو فطری طور پر کچھ مڑی ہوتی ہے، اور اگر زبردستی سیدھی کرنے کی کوشش کی جائے تو ٹوٹ جاتی ہے۔ اس مذکورہ حدیث سے سیکھا جاسکتا ہے کہ: عورت کی فطری کمزوریوں کو حکمت سے قبول کرنا چاہیے۔

سختی کی بجائے نرمی، صبر اور محبت سے معاملات حل کرنے چاہئیں۔ ازدواجی تعلق ایک دوسرے کو "درست" کرنے کے بجائے "قبول" کرنے سے مضبوط ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی یہ تعلیم ایک سنہری اصول ہے: عورت کو سمجھ کر، اس کی فطرت کا لحاظ رکھتے ہوئے حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔ یہی طرزِ عمل گھریلو سکون، محبت اور دیرپا تعلقات کی بنیاد ہے۔

مبحث دوم: بیوی کا ازدواجی زندگی کے استحکام میں کردار تعلیمات نبوی کی روشنی میں

ازدواجی زندگی انسانی سماج کا ایک اہم اور بنیادی ادارہ ہے جو محبت، سکون اور باہمی تعاون پر قائم ہوتا ہے۔ اس ادارے کی کامیابی اور استحکام کا انحصار میاں بیوی کے باہمی کردار اور فرائض کی ادائیگی پر ہوتا ہے۔ دین اسلام نے جہاں مرد کو خاندان کا سربراہ قرار دیا ہے، وہیں عورت کو گھر کی نگہبان، بچوں کی پرورش کرنے والی اور شوہر کی معاونت کرنے والی ہستی کے طور پر پیش کیا ہے۔

تعلیمات نبوی میں ہمیں بیوی کے کردار کی واضح تعلیمات ملتی ہیں جو ایک پرامن، خوشحال اور مستحکم ازدواجی زندگی کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ اس مبحث میں ہم تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں بیوی کے اس کردار کا جائزہ لیں گے جو ازدواجی زندگی کے استحکام میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ چند اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

- **شوہر کی فرماں بردار بیوی**

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا[7]

ترجمہ: اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

عصری استفادہ

آج کے دور میں مغربی نظریات نے عورت کو یہ سوچ دی ہے کہ شوہر کی اطاعت اُس کی آزادی کے خلاف ہے، جس کے نتیجے میں بیویاں شوہر کی بات ماننے کو غلامی سمجھنے لگی ہیں۔ یہی رویہ گھریلو جھگڑوں، بے اعتمادی اور طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح کا باعث بن رہا ہے۔

اس حدیثِ نبوی ﷺ سے یہ سبق ملتا ہے کہ شوہر کی عزت کرنا اور اُس کے فیصلوں کو تسلیم کرنا دین کی نظر میں عورت کی کمزوری نہیں بلکہ باعثِ اجر و فضیلت ہے۔ بیوی اگر شوہر کی اطاعت گزار ہو تو گھر کا ماحول سکون و اطمینان کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ شوہر بھی ایسی بیوی سے محبت کرتا ہے اور اُس کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتا۔ یوں باہمی اعتماد اور محبت پروان چڑھتی ہے اور ازدواجی رشتہ ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ رہتا ہے۔

- **گود میں سر رکھنا**

جہاں شوہر کو تعلیم ہے کہ وہ بیوی کا خیال رکھے وہاں بیوی کو بھی تعلیم ہے کہ وہ شوہر کے جزبات کا خیال رکھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآن۔[8]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سر رکھ کر قرآن مجید پڑھتے، حالانکہ میں اس وقت حیض والی ہوتی تھی۔

عصری استفادہ

جدید زندگی میں میاں بیوی کی مصروفیات الگ الگ ہوگئی ہیں۔ جذباتی فاصلہ بڑھ رہا ہے۔ شوہر تھکن کے ساتھ گھر آتا ہے تو بیوی بات کرنے سے گریز کرتی ہے یا تو گھر کے کاموں کی تھکن کی وجہ سے یا پھر موبائل استعمال کی وجہ سے جس سے ذہنی دباؤ، ٹوٹ پھوٹ اور احساسِ تنہائی جنم لیتا ہے۔ اس مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جسمانی قربت صرف شہوت نہیں، بلکہ ایک دوسرے کے لیے سکون، اعتماد اور اپنائیت کا ذریعہ ہے۔ آج کی بیوی اگر شوہر کو محبت بھرے انداز میں وقت دے، اس کا ہاتھ پکڑے، سر دبائے، تو یہ چھوٹے چھوٹے عمل زندگی کو خوشیوں سے بھر سکتے ہیں۔

- **شوہر کی عدم موجودگی میں جان ومال کی حفاظت کرنے والی**

جیسے شوہر کو عورت کے نان ونفقہ کا خیال رکھنا چاہیے ویسے ہی بیوی کو بھی شوہر کے مال اور اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہیے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ۔[9]

ترجمہ: مومن کو اللہ کے تقوے کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں مل سکتی۔ (ایسی بیوی کہ) جب وہ اسے کوئی حکم دے تو وہ اس کی تعمیل کرے، جب اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے تو اسے خوش کر دے، اگر اسے کوئی قسم دے تو وہ قسم پوری کر دے، اگر وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو (سفر وغیرہ میں چلا جائے) تو اپنی ذات کے بارے میں اور اس کے مال کے بارے میں اس سے مخلص رہے (خیانت نہ کرے۔)

عصری استفادہ

موبائل اور انٹرنیٹ کی دنیا میں بعض عورتیں شوہر کی غیر موجودگی میں نازیبا چیٹ، غیر محرم سے دوستی یا شوہر کی اجازت کے بغیر پیسے خرچ کرنا معمولی بات سمجھتی ہیں، جس سے اعتماد ٹوٹتا ہے اور تعلق بگڑتا ہے۔ اس مذکورہ حدیث کی روشنی میں آج کی عورت کو چاہیے کہ وہ شوہر کی امانت (مال، راز، عزت) کو مکمل وفاداری سے سنبھالے۔ موبائل استعمال میں احتیاط، لباس اور تعلقات میں شرعی حدود، اور مالی امانت داری ازدواجی اعتماد کی بنیاد ہے۔ اسی سے تعلق محفوظ اور پائیدار رہتا ہے۔

- **شوہر کو خوش کرنے والی بیوی**

جیسے شوہر کو چاہیے کہ وہ بیوی کو خوش رکھے ویسے ہی بیوی پر لازم ہے کہ وہ بھی شوہر کو خوش رکھے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ۔[10]

ترجمہ: مومن کو اللہ کے تقوے کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں مل سکتی۔ (ایسی بیوی کہ) جب وہ اسے کوئی حکم دے تو اس کی تعمیل کرے، جب وہ اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے تو اسے خوش کر دے۔

عصری استفادہ

آج کل خواتین کی بڑی تعداد سوشل میڈیا، ڈراموں اور فیشن میں اس قدر مصروف ہوگئی ہے کہ شوہر کے لیے وقت، توجہ اور جذباتی اپنائیت کم ہوتی جارہی ہے۔ اکثر شوہر شکایت کرتے ہیں کہ بیوی ان سے خشک مزاجی سے پیش آتی ہے، چہرے پر مسکراہٹ نہیں ہوتی۔ اس مذکورہ حدیث کی روشنی میں بیوی کو چاہیے کہ وہ شوہر کی آمد پر چہرے پر مسکراہٹ رکھے، اس کی پسند کا لباس، خوشبو اور خوش خلقی اپنائے تاکہ وہ گھر آکر سکون محسوس کرے۔ یہ چھوٹا سا عمل شوہر کی ذہنی تسکین، تعلق کی مضبوطی اور محبت میں اضافہ کا ذریعہ بنتا ہے۔

- **بیماری میں خدمت وعیادت**

جیسے شوہر کو بیوی کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا چاہیے ویسے ہی بیوی کو بھی شوہر کا ہر طرح سے خیال رکھنا چاہیے خاص کر جب وہ بیمار یا کسی مشکل میں ہو۔ اسی حوالے سے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا[11]

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول ﷺ جب بیمار پڑتے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اسے اپنے اوپر دم کرتے (اس طرح کہ ہوا کے ساتھ کچھ تھوک بھی نکلتا) پھر جب (مرض الموت میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے برکت کی امید میں آپ کے جسد مبارک پر پھیرتی تھی۔

عصری استفادہ

آج کے دور میں بیویاں سوشل میڈیا، موبائل اور مصروفیات میں اس قدر الجھ گئی ہیں کہ شوہر کی بیماری، تھکن یا پریشانی کے وقت ان کا دلی خیال رکھنا کم ہوتا جارہا ہے۔ بعض خواتین شوہر کی طبیعت ناساز ہو تو بھی بے رخی سے پیش آتی ہیں، نہ وقت دیتی ہیں، نہ تسلی کے دو بول کہتی ہیں، جس سے شوہر خود کو تنہا محسوس کرتا ہے۔

اس مذکورہ حدیث سے سبق ملتا ہے کہ بیوی کو چاہیے کہ شوہر کی بیماری میں صرف جسمانی نہیں بلکہ روحانی طور پر بھی اس کا سہارا بنے۔ محبت، دعا، تسلی اور خدمت سے مرد کو جو سکون ملتا ہے، وہ دوائی سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ اگر بیوی شوہر کی بیماری میں وقت دے، دعائیں کرے، محبت سے تیمار داری کرے تو یہ نہ صرف رشتے کو مضبوط کرتا ہے بلکہ اللہ کی رحمتیں بھی نازل ہوتی ہیں، اور گھر میں روحانی برکت پیدا ہوتی ہے۔

- **شوہر کی اطاعت سے جنت**

عورت اگر چند کام کرلے کو آسانی سے جنت میں جاسکتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا، قِيلَ لَهَا: ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ[12]

ترجمہ: جب عورت اپنی پانچ وقت کی نماز پڑھ لے، رمضان کے روزے رکھ لے، اپنی عفت کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، تو اس سے کہا جائے گا: جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

عصری استفادہ

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ بیوی کا کردار صرف گھریلو ذمہ داریوں تک محدود نہیں بلکہ اس کی اطاعت اور نیک سیرتی پورے گھرانے کے سکون اور استحکام کی ضمانت ہے۔ آج کے دور میں جب خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور طلاق کی شرح بڑھ رہی ہے، یہ تعلیم رہنمائی کرتی ہے کہ بیوی اگر دین کے بنیادی فرائض کے ساتھ شوہر کے ساتھ تعاون اور اطاعت گزار رویہ اختیار کرے تو نہ صرف ازدواجی زندگی خوشگوار ہوگی بلکہ یہ عورت کی آخرت میں کامیابی اور جنت کی ضمانت بھی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بیوی کا حسنِ سلوک گھر کو جنت کا نمونہ بنا سکتا ہے اور پورے معاشرے پر مثبت اثر ڈال سکتا ہے۔

نتائجِ تحقیق:

1) سیرتِ طیبہ ﷺ کے مطالعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حسنِ سلوک ازدواجی زندگی کے استحکام کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر دکھایا کہ بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا ایمان کی علامت ہے۔ اگر میاں بیوی آپ ﷺ کے طریقے کو اپنائیں تو ازدواجی زندگی خوشگوار اور پائیدار بن سکتی ہے۔

2) ازدواجی زندگی کی پائیداری اور خوشگواری کا راز باہمی حسن سلوک، عزت و احترام، اور حقوق و فرائض کی ادائیگی میں پوشیدہ ہے۔ اسلام نے شوہر اور بیوی دونوں کو حسن اخلاق اور نرمی سے پیش آنے کا حکم دے کر ازدواجی رشتے کو مضبوط بنانے کی تعلیم دی ہے۔

3) نبی کریم ﷺ کی ازدواجی زندگی اعلیٰ اخلاق، عدل، شفقت اور باہمی تعاون کا عملی نمونہ ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حسن سلوک نہ صرف ازدواجی رشتے کو مضبوط کرتا ہے بلکہ جدید دور کے ازدواجی مسائل کا حل بھی سیرتِ طیبہ میں موجود ہے۔

4) نبی ﷺ کی تعلیمات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بیوی کا حسنِ سیرت، اطاعتِ شوہر اور گھر کے نظام کو سنبھالنے کی صلاحیت ازدواجی زندگی کے استحکام کا بنیادی ذریعہ ہے۔ ایک نیک اور فرماں بردار بیوی نہ صرف شوہر کے دل میں محبت پیدا کرتی ہے بلکہ خاندان کے سکون اور بچوں کی صحیح تربیت کا سبب بھی بنتی ہے۔

5) تعلیماتِ نبوی ﷺ سے یہ نتیجہ بھی سامنے آتا ہے کہ بیوی اگر صبر و قناعت اختیار کرے، شوہر کی خوشنودی حاصل کرنے کو اپنی کامیابی سمجھے اور گھریلو ماحول کو خوشگوار بنانے میں کردار ادا کرے تو یہ عمل نہ صرف گھریلو ناچاقیوں کو ختم کرتا ہے بلکہ اُسے دنیاوی سکون اور اخروی کامیابی یعنی جنت کی ضمانت بھی بخشتا ہے۔

سفارشات:

- نکاح سے قبل اور بعد میں نوجوان جوڑوں کو سیرتِ طیبہ کی روشنی میں ازدواجی زندگی کی تربیت دی جائے، تاکہ وہ اس مقدس رشتے کی اہمیت اور ذمہ داریوں کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔
- مدارس، اسکولز اور جامعات کے نصاب میں سیرتِ نبوی کے ازدواجی پہلوؤں کو شامل کیا جائے، تاکہ طلبہ و طالبات علمی سطح پر اس موضوع سے واقف ہوں۔
- مساجد، اسلامی مراکز اور رفاہی اداروں میں ازدواجی رہنمائی کے لیے خصوصی شعبے قائم کیے جائیں، جہاں نبی ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں ازدواجی مسائل کا حل پیش کیا جائے۔
- الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا پر ایسے مواد کو فروغ دیا جائے جو سیرتِ طیبہ کی روشنی میں مثالی ازدواجی زندگی کو اجاگر کرے اور عوام میں کردار سازی کا سبب بنے۔
- اسلامی اقدار پر مبنی میرج کونسلنگ کو ادارہ جاتی سطح پر متعارف کروایا جائے تاکہ ازدواجی زندگی میں آنے والے مسائل کو وقت پر حل کیا جاسکے۔

حوالہ جات

[1] القشيرى، مسلم بن الحجاج ، الجامع الصحيح ، دار السلام 2014 الموافق 1435ھ ، كِتَابُ الْحَيْضِ، بابُ جَوَازِ غُسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ، ح: 692

[2] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحيح، دار السلام 2012 الموافق 1433ھ ،كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ الحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ العِيدِ، ح: 950

[3] بخاری، الجامع الصحيح، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الغَيْرَةِ، ح: 5225

[4] بخاری، الجامع الصحيح، كِتَابُ الشُّرُوطِ، بَابُ الشُّرُوطِ فِي الجِهَادِ، ح: 2731

[5] بخاری، الجامع الصحيح، كِتَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا، بَابُ هِبَةِ المَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا، إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ، ح: 2593

[6] بخاری، الجامع الصحيح، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ، بَابُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى {وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرْضِ خَلِيفَةً}، ح: 3331

[7] ترمذی، محمد بن عیسی، ، سنن ،دار السلام 2011الموافق1432ھ ،كِتَابُ الرَّضَاعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،بَابٌ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ، ح:1159

[8] بخاری، الجامع الصحيح، كِتَابُ الْحَيْضِ، بَابُ جَوَازِ غُسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ وَطَهَارَةِ سُؤْرِهَا وَالاتِّكَاءِ فِي حِجْرِهَا وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيهِ، ح: 297

[9] ابن ماجه، محمد بن يزيد القزوينى، سنن، دار السلام 2007 الموافق 1428ھ ،كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ أَفْضَلِ النِّسَاءِ، ح: 1857

[10] ابن ماجه، محمد بن يزيد القزوينى، سنن، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ أَفْضَلِ النِّسَاءِ، ح: 1857

[11] بخاری، الجامع الصحيح، كِتَابُ فَضَائِلِ القُرْآنِ، بَابُ فَضْلِ المُعَوِّذَاتِ، ح: 5016

[12] احمد بن حنبل، مسند الامام احمد بن حنبل، روایت عبد الرحمٰن بن عوف، (ریاض: دار السلام، 2012ء)، حدیث 1661، ج10